حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحی ہے!

"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام الحدیث!"

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں، اس دوران کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، ایک ایسا شخص اچانک نمودار ہوا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور سر کے بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیتا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ دیے، پھر کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے خبر دیجیے ——— آخر حدیث تک!"

مشکوٰۃ، کتاب الایمان کی یہ اولین حدیث ہے ——— اس میں جس شخص کی تشریف آوری کا ذکر ہے، یہ جبریل امین تھے ——— جیسا کہ اسی حدیث کے آخری الفاظ سے ظاہر ہے:

"ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم لیعلمکم دینکم"

"(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کرنے کے بعد) یہ شخص چلا گیا، (راوی حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے تھوڑی دیر تک توقف

کیا (یعنی اس شخص کے بارے آپؐ سے سوال نہ کیا کہ یہ کون تھا؟) پھر آپؐ نے (خود ہی) فرمایا: "اے عمرؓ، کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟" میں نے عرض کی: "اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں!" آپؐ نے فرمایا: "یہ جبریلؑ تھے، جو آپؐ کے پاس آپ لوگوں کو آپکا دین سکھانے کے لیے آئے تھے!"

وحی کی مختلف صورتیں

۱۔ قرآنِ کریم میں ہے، حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ سے فرمایا:

"یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی" (الصّٰفّٰت: ۱۰۲)

"اے میرے بیٹے، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، دیکھ تیری کیا رائے ہے؟"

حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا:

"یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ"

"ابّا جان! جس بات کا آپ کو حکم ہوا ہے کر گزریے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے!"

غور فرمائیے، حضرت ابراہیمؑ خواب کی بات بیان کر رہے ہیں، جسے حضرت اسماعیلؑ "اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" کہہ کر امرِ الٰہی سے تعبیر کر رہے ہیں — حضرت اسماعیلؑ خود بھی نبی ہیں، اور پھر ان کے یہ الفاظ قرآنِ کریم میں ذکر ہوئے ہیں — بلکہ قرآنِ مجید میں اس کے بعد اس حکمِ الٰہی کی تعمیل کا واقعہ بھی موجود ہے — معلوم ہوا کہ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، تو پھر پیغمبر کا فرمان وحی کیوں نہ ہوگا؟ — بہرحال یہ وحی کی ایک صورت ہے جو خود قرآنِ کریم سے ثابت ہے!

علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں ہے:

"وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ"

(الشوریٰ: ۵۱)

"کسی بشر کو یہ لائق نہیں کہ اللہ ربّ العزّت اس سے کلام کریں، ہاں مگر وحی

(الہام) کے ذریعے سے، یا پردے کے پیچھے سے، یا رسول (فرشتہ) بھیج دیں تو وہ اللہ کے حکم سے، جو (اللہ رب العزت) چاہیں القاء کرے، بلاشبہ وہ عالی رتبہ (اور) حکمت والا ہے!"

چنانچہ علماء نے وحی کی کئی صورتیں بیان فرمائی ہیں:

۱۔ بیداری کی طرح نیند میں بھی وحی آنا۔

۲۔ دل میں کلام ڈال دینا۔

۳۔ پردے کے پیچھے سے کلام کرنا۔

۴۔ جبریل امین کا اپنی اصلی شکل میں آکر پیغام پہنچانا۔

۵۔ جبریل امین کا انسانی شکل میں آکر کلام کرنا۔

۶۔ نبی کا اجتہاد، جو قطعاً صحیح ہوتا ہے ـــــ کبھی کبھار اور شاذونادر اگر اس میں کوئی بات اللہ کی مرضی سے ہٹ کر ہو تو اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے ـــــ مثلاً اساریٰ بدر کو فدیہ لے کر آزاد کرنا، تحریمِ عسل وغیرہ، جن کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے ـــــ نتیجہ یہ کہ نبی کا ہر قول و فعل درست ہوتا ہے اور واجب الاتباع!

وحی کی پہلی اور آخری صورت کا حوالہ ہم نے قرآنِ مجید سے دے دیا ہے، جبکہ بقیہ چار صورتوں کو سورۃ الشوریٰ کی مذکورہ بالا آیت شامل ہے ـــــ حدیث زیرِ نظر میں جبریلِ امین کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف آوری کا ذکر ہے، اور قرآنِ مجید "اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا" کے الفاظ سے اس صورت کو وحی الٰہی سے تعبیر فرما رہا ہے، لہٰذا یہ حدیث وحی ہے ـــــ علاوہ ازیں اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریلِ امین کے چند سوالات کے جوابات دیتے ہیں، اور جبریلِ امین ان جوابات کی تصدیق کرتے ہیں ـــــ جیسا کہ حدیث کے درج ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:

"فَعَجِبْنَا لَهٗ يسألهٗ ويصدّقهٗ!"

یعنی ہمیں اس بات پر تعجب ہوا کہ یہ شخص آپؐ سے مسائل پوچھتا بھی ہے اور آپؐ کی تصدیق بھی کرتا ہے!

یوں یہ حدیث وحی کی مذکورہ چھٹی صورت کو بھی شامل ہے جو قرآنِ مجید سے ثابت ہے ـــــ چنانچہ یہ تصدیق اسی لیے تھی کہ آپؐ کے جوابات مشیتِ الٰہی کے عین مطابق

تھے ۔ منکرینِ حدیث سوچیں، اس حدیث کو قرآنِ مجید سے وحی الٰہی ہونے کی تائید حاصل ہے، گو اس کے الفاظ قرآنِ کریم میں موجود نہیں ہیں ۔۔۔۔ لہٰذا وہ حدیث کا انکار کر کے خود قرآنِ مجید کا انکار کر رہے ہیں، اور "صرف قرآن" کا نعرہ لگا کر حقیقت کو جھٹلا رہے ہیں ۔۔۔۔ یا "قرآن، قرآن" کی رٹ لگا کر دھوکہ دہی اور فراڈ کے مرتکب ہو رہے ہیں!

اگر یہ کہا جائے کہ "اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا" کی صورت صرف نزولِ قرآن کو شامل ہے، تو قرآنِ مجید سے اس کا ثبوت مطلوب ہے، جو قطعاً پیش نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔۔ ہاں اس کے برعکس قرآنِ مجید، کتاب کے علاوہ حکمت کے نزول کی خبر بھی دے رہا ہے:

"وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۔۔۔۔ الآية"

"اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر کتاب بھی نازل فرمائی ہے اور حکمت بھی!"

۔۔۔۔ یہ حکمت حدیث و سنت ہی ہے!

حقیقت یہ ہے کہ حدیث کا انکار خود قرآنِ مجید کا انکار ہے، کیونکہ قرآنِ مجید کی بہت سی آیات حجیتِ حدیثِ رسولؐ کا تقاضا کرتی ہیں ۔۔۔۔ مثلاً تحویلِ قبلہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا:

"وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝" (البقرۃ: ۱۴۳)

یعنی جس قبلہ پر آپؐ پہلے تھے، ہم نے اسے اسی لیے مقرر کیا تھا کہ (تحویلِ قبلہ کے بعد) ہم اس شخص کو بھی ظاہر کر دیں جو رسول اللہؐ کی اتباع کرتے ہوئے (نئے قبلہ کو قبول کر لیتا ہے) اور اس کو بھی جو (اس سے انکار کرتے ہوئے) اپنی دونوں ایڑیوں پر پھر جاتا ہے اور یہ (تحویلِ قبلہ) بہت ہی گراں ہے، مگر ان لوگوں پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی ہے ۔۔۔۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت فرمانے والا مہربان ہے!

قرآنِ مجید کی آیت واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ قبلۂ اوّل اللہ ربّ العزت کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا، لیکن آپ پورا قرآنِ مجید پڑھ جائیں، آپ کو ایک بھی ایسی آیت نہیں

ملے گی جس میں آپؐ کو اس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو ــــ تو پھر یہ قبلہ آخر کس ذریعے سے مقرر ہوا، جس کی خبر خود قرآنِ مجید دے رہا ہے؟ ــــ ظاہر ہے، وحی الٰہی کے ذریعے سے! ــــ لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآنِ مجید کے علاوہ بھی آپؐ کی طرف وحی آتی تھی، اور اسی بات کی اطلاع ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ دی ہے کہ:

"الا انی اوتیت القرآن ومثلہٗ معہٗ"

"مجھے قرآنِ مجید کے ساتھ اسی کی مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے!"

آیتِ مذکورہ بالا اتباعِ رسولؐ کی اہمیت پر بھی دلالت کناں ہے ــــ اس میں ہدایت یافتگان انہیں قرار دیا گیا ہے جو متبع رسول ہیں، جب کہ اس سے اعراض کرنے والوں کے بارے دونوں ایڑیوں پہ پھر کر ان کے مکمل گمراہ ہونے کی خبر دی جا رہی ہے ــــ علاوہ ازیں اس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں کو، جس کا حکم قرآنِ مجید میں موجود نہیں ہے، ہاں مگر اس کی صرف اطلاع قرآنِ مجید نے دی ہے، خوشخبری دی جا رہی ہے کہ اللہ ان کی نمازوں کو ضائع نہیں کرے گا ــــ بلکہ قرآنِ مجید نے ان نمازوں کا نام ہی "ایمان" رکھ دیا، جو قرآنِ مجید کے علاوہ دیگر وحی کی بناء پر مقرر شدہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھی گئیں ــــ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ!

ظاہر ہے، صحابہ کرامؓ کو تردّد ہوا کہ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد، پہلے پڑھی گئی نمازوں کا کیا بنے گا؟

لٰہذا سیاق و سباق یہی بتلا رہے ہیں کہ یہاں "ایمان" سے مراد "نمازیں" ہیں ــــ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تردّد نمازوں کے بارے میں ہو، اور تسلی نمازوں کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بارے دی جا رہی ہو؟ ــــ ایسی بے تکی باتیں منکرینِ حدیث کو مبارک ہوں، قرآنِ مجید ان سے ابا کرتا ہے!

(جاری ہے)